سوال

(463)ایک رکعت وتر جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جناب ایسر میں مرقوم ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ۔۔۔ایک کعت سے تیرہ رکعتوں تک طاق کے عدد میں نماز گزارتے تھے۔امام ابو حنیفہ کوفی کے ہاں وتر ایک رکعت جائز نہیں۔امام شافعی کے ہاں ایک طاق رکعت جائز ہے۔اس کا باعث کیا ہے؟صریح طور سے صحیح حدیث کی سند کے ساتھ لکھیں۔اور جب وتر نماز ہوچکتی ہے۔تو صبح صادق تک دوسری نماز نفل وغیرہ نہیں ادا کرنا۔وتر کی نماز نفل ہوچکی اکثر لوگ کہا کرتے ہیں پھر آپ ہی وتر کے بعد تشفیع الوتر دو رکعت نماز بیٹھ کے گزارتے ہیں۔دیگر امام ابو حنیفہ کے ہاں جو نماز تکبیر تحریمہ بیٹھ کر باندھی جائے گی۔وہ نماز جائز نہیں حالانکہ چند لوگ عشاء میں آخری نفل نماز بیٹھ کر باتکبیر کہتے ہیں۔یہ جائز ہے یا نہیں؟(سائل مذکور)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وتر ایک رکعت جائز ہے۔امام احمد کا قول تو یہ ہے کہ الواحد اثبت جو امام کسی بات کے منکر ہیں وہ اس لئے منکر ہیں کہ ان کو اس کی روایت نہیں ملی۔وتر کو خاتمہ نماز کرنے کی روایت آئی ہے اور بعد وتر دو رکعت پڑھنے کا ثبوت بھی ہے۔لہذا دونوں جائز ہیں۔بے عذر بیٹھ کر نفل پڑھنے سے نصف ثواب ہے۔ان مسائل کی تفصیل سفر السعادت اور اس کی شرح میں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص619

محدث فتویٰ